

السُّؤَالُ وَالْجَوَابُ

فِي

مَسْئَلَةِ الْحِجَابِ

مُسَبَّحٌ بِحَوَامِطِ خَالِقِ أَوَّلِ مَوْلَانَا

دلائل فقیہیہ آیات قرآنہذا حدیث صحیحہ و نظریات عقلیہ
کی روشنی میں پردہ کی بحث کی گئی ہے۔

مصنفہ

علامہ الموحسمات قادری

خلیب جبر زین خان محلہ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان لاہور

ناشر ناظم شریعہ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان لاہور

فصل اول در بیان سبب و سرچشمہ حجاب

محمد احمد ترازوی

کراچی

سکھایے۔ جسے عورت نہا کی عزت شادہ برداشت کرے۔ بعد میں شکل ایک بچہ
تیار کر سکتی ہے۔ آپ ہی فرمائیے۔ اس قدر سست شین کی مساوات تھیں تیز
انجن کے ساتھ کس طرح چارٹر ہو سکتی ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ عورت نہ مرد سے مقدم ہے نہ برابر بلکہ پیچھے۔ اور
پرورش میں بھی کم ہے۔ وہ مرد کی طرح ایک جزو مرد ہے۔ جیسا کہ حضرت خوا
علیہ السلام کی تعلیم سے ظاہر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ عورت جزو مرد ہے اور
جزو کل کا قائم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت اور مرد مساوی
نہیں مانا ۔

وراثت میں عورت کا مرد سے نصف حصہ رکھا گیا ہے۔ اور عورت کا مرد
میں تو بچاری عورت کو محروم ہی کر دیا گیا ہے۔ پھر وہ جو عزت عورت کو مرد
میں نہیں دیا۔ صرف اور صرف مرد کو ہی اس کا اہل قرار دیا۔ تو ثابت ہوا۔ کہ
عورت مرد کے مساوی نہیں۔ جو ان میں ایک مرد کی شادہ کے برابر دو
عورتیں رکھی گئیں۔ عورت کے جسم کی ساخت بہت سبب اعضا ذوات اور
کم ہمتی وغیرہ اس امر کی دلیل ہیں کہ عورتیں مردوں کے دوش بدوئی مواد
دار مساوات میں غلط تہ نہیں آ سکتیں ۔

عالم اسباب کے قیام کے دو سبب خاص ہیں نسل اور دولت چنانچہ
افزائش نسل اور پرورش عورت کے فرائض ہیں۔ اور نکاحات اور طہارت
مرد کے ذمے۔ قرآن کریم میں پانچویں پارہ رکوع دوم کے اندر ارشاد ہے
الزَّيْبَانِ قَوَامُونَ عَلَى الْمَنَابِرِ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضُكُمْ
عَلَى بَعْضٍ ۔ مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس لیے کہ بڑائی دئی اللہ نے
بعض کو بعض پر ۔

وَمَا أَفْقَرُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ كَالْقُلُوبِ تَنْتَبِذُ خِفَتُ
بِالْخَيْبِ بِمَا خِفَظَ اللَّهُ ۔ اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال
میں حاکمیت تو کیا۔ نہت عورتیں ادب و ایمان اپنے خاوندوں کے پیچھے
حفاظت رکھتی ہیں۔ اپنی عفت اور شہرہ کے مال وغیرہ کی جبر طرح اللہ

نے حفاظت کا حکم دیا ۔

پھر عورتوں کی نافرمانی کے پہلوؤں پر مزاجیہ کی۔ اور ارشاد ہوا۔
وَالَّذِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوا لَهُنَّ قَالُوا لَنْ نَمْنَعَهُنَّ وَاللَّهُ يَخْتَصِمُ
الْمُضَابِجِ وَالْحَقُّ كَأَنَّا اطعناكم فلا يلبغوا علينا حقنا
اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ۔ شیبہ وغیرہ
ظاہر کرو۔ انہیں نافرمانی کی طرف توجہ دلاؤ۔ مگر اس سے بھی سیدھی عورتوں
تو انک سوئو۔ اس سے بھی عقل نہ کہے تو انہیں مارو۔ یہی لارہ کہ ضرب و شدید۔
پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر کسی اور زیادتی کی راہ نہ چاہو۔
آجے کریمہ نہ کہہ بلا سے واضح ہو گیا کہ عورت قرآنی نظر میں بھی مرد کی
دست پر نگہ ہے۔ مردوں کو اللہ نے ان پر حاکم بنایا ہے۔ اور عورتوں کو
فرمانبردار بنا دیا۔ پھر آپ کا یہ اعتراض کہ عورت سوا عورت اور بچہ
ہے۔ تو مرد کیلئے۔ اس کا جواب واضح ہو ۔

عورت سوا عورت اور واجب الشرب ہے۔ مرد و عورت
نسل چلنے پھرنے والے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مرد پر عجب چلنے پھرنے میں مختار
ہے۔ مستورات کو مستور رکھنا تو شرعی فرض ہی نہیں بلکہ فطری فرض بھی ہے۔
عورت اور مستورات کے متعلق تو ہے پر وہ قوموں میں بھی نسل۔ مذہب اور
اہل حادث کی حفاظت نہایت ضروری سمجھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام
دنیا کا متفقہ رویہ یہ ہے۔ کوئی قوم اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ
کو شوہر کے سوا کسی غیر مرد کے قبضہ میں دینا گوارا نہیں کرتی۔ اور اپنے شوہر
کے علاوہ کسی اور سے اولاد حاصل کرنا سخت بے حیائی مانی جاتی ہے۔
ننگ کا مسئلہ آریوں میں ہے تو ضرور۔ مگر وہ اس کے ظاہر کرنے سے خطر کرتے
اور کرتے ہیں۔ شوہر کے سوا کسی غیر سے اولاد بھی ہو۔ وہ ہر قوم مذہب
میں حاکم قرار پاتی ہے۔ اس مسئلہ اصول کی حفاظت ہر ملک و قوم میں مختلف
طریقوں سے عام ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ طریقہ ناموس ہونے کی وجہ سے
حفاظت میں کامیابی ہو یا نہ ہو ۔

اس مسئلہ میں صرف اور صرف اس نام کو ملحوظ حاصل ہے۔ کہ اس کے اصول مکمل۔
 اس کے لئے شیعہ خواہ بادشاہ چوں یا مذہب رئیس چوں یا خلیفہ طاقو چوں یا کفر
 سب میں۔ وہ اصول اسلامی ہے۔ کہ عورت مکمل پردہ میں رہے۔ اور اگر
 بیضرہ رشتہ گھر سے باہر نکلے۔ تو کم از کم برقع یا چادر سے اپنے آپ کو چھپا کر اپنی
 زینت اور بناؤں نگاہ کو چشم اجانب سے پوشیدہ کر کے نکلے۔ اپنی نظر اجانب و
 اعیانہ کی طرف ناگہان نہ کرے۔ چلنے تو ایسی چلے کہ پیچھے نہ لوگ آواز
 بھی خیر مردوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اگر غیر مرد سے ملے تو گونے کی سہارا
 پڑے۔ تو بے لوج گڑی آواز سے منقول بات کرے۔
 اسلام شیعہ پر وہ کی حفاظت کے باعث مرد کو عورت کی ضرورت کا نہ ہوا۔
 نہایت ہے۔ اگر مرد مر جائے یا طلاق دے دے تو عورت دوسرا ذمہ دار یعنی شوہر
 پر عمر میں بنا سکتی ہے۔ اور شوہر سے حسب منشا ایک۔ تو بے گھر کہا جاتا ہے۔
 محض کر کے یا تو محل عند الطلب کر سکتی ہے یا مواصلہ ملقبہ کر کے کوئی ہے
 تاکہ پردہ کے تمام کی تعمیل میں آسانی رہے۔ اور حاصل شوہر پر بی بی بھگتی پر
 وہ مجبور نہ ہو سکے۔ اور اسی لئے عورت شوہر کے متروکہ میں بھی عرصہ رہا ہے۔
 حج بھی عورت پر مرد کی طرح محض استطاعت ملتا طریق پر فرض نہیں ہوتا۔
 دیکھائی کے لئے محرم ہو تو فرض ہے۔ عورت پر نماز بجماعت واجب نہیں ہے۔
 جمعہ بھی عورت پر لازم نہیں۔ بلکہ مسجد میں جمعہ کے روز اقامہ آنا مکروہ ہے
 عورت تازہ ہوا کھانے کے لئے باغ میں جاسے سے پردہ کی باندی کے
 ساتھ مجاز ہے۔ عورت جنگل میں کھیتی باڑی کر سکتی اور مویشی پال سکتی ہے۔
 محض چند درجہ فضول اشیاء بڑھا کر اپنی چیزوں کی حفاظت کے خیال سے
 یا اخراجات روزانہ فضول بڑھا کر زیر بار ہر چہ چاہے تا ایک کو ضروری اور کھانا
 میں بندہ کر فضول چھینا چلا تا کہ پردہ عورت پر ظلم نہ ہو۔ قصداً ہے۔
 اگر چہ عورت کو کھانا جائے۔ تو ایسے کھانے والے خود کھانا ہیں۔ جو اپنی عورتوں کو
 ایسی جگہ رکھتے ہیں۔ شریعت ہوا دار مکان۔ باغ وغیرہ میں جہاں تازہ ہوا
 بھی ہوا پردہ بھی نہ سکے۔ وہاں رہنے سے منع نہیں کرتی۔ انہوں نے آج آباد

ہمالی کی بجائے اور مغربی تعلیم کے زہریلے اثرات نے اپنا پردہ خود چاک کر دیا۔ ورنہ
 پردہ تو عورت کے لئے بہترین نعمت تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔
 کس نماز است کہ در پیشہ نکلا رہے بکس۔
 تیغ گیر و رکعت و تیغ ویدے بکس۔
 این ناں محبت مرداں پیغمبر محمد و است
 کہ زن از پردہ بدو آید و کارے بکس۔
 مولیٰ کے معاملہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ
 بھی اپنی بیوی بیٹیوں کو پردہ میں رکھتے تھے۔
 آج چند پیچھے پاس رہا جو جہان کے بعد چند مغربی تعلیم کی سطوریاد کر لینے کے بعد
 ملے۔ بنا۔ سی۔ نکلا سے عورت کرتے کرتے عیسیٰ سیڑھی پر چڑھ جانے والیاں پکارتی
 ہیں کہ پردہ سے بیگم صاحبہ کی صحت خراب ہوتی ہے۔ صاحبہ کی راحت انگریز
 کا نظام بخیر ہے۔ پے پردہ بیوی کے ساتھ صاحبہ ایم کہیں نام نکھا کو نہایت
 خدمت پہنچا رہی ہیں۔ انہوں نے انقلاب۔ انقلاب۔ انقلاب۔ کل بس ہائی حکام
 در بان و مال۔ غیث و آرام ترمان کرنے میں سلمان کو راحت ملتی تھی۔ آج ان احکام
 کو صلح کر کے اور اپنی مرضی کے موافق ان میں تحریف کوٹنے سے چاہتا ہے۔
 کہیں برقع اپنی آئینہ باغیلم سے احکام اسلامیہ پر برقی گوارا ہے۔ اہ کہیں ترک
 دل ملتے ہیں بے پردگی کی اعانت ظاہر کر کے پکار رہا ہے کہ ہم کھینچے پردگی
 سے ہی اپنی سلطنت بچا لی ہے۔
 اسلام میں مردوں کی اعانت عورت کے ذریعہ کہیں نہیں ملتی۔ بلکہ صرف
 چند جوان مردوں سے میدان میں گھس کر دشمن کی ہڑاد مل کی تعداد کو پسپا
 کر دیا۔ اور ان کا منہ پھردیا۔
 حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ میں بعض
 چیزیں ایسی ہیں جو اسلحہ کرتی ہیں۔ مگر بعض باتیں تو آپ نے فرمائی ہیں جو
 کہتے۔ جو مجھے ہرگز چاہی نہیں۔
 اچھا بات کو طول نہ دیں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ عقلی دلائل کے مقابلہ میں

نفکی و لائل بلامرسم اور تویل کے مجھے بتائیں۔ اور اس سے پردہ ثابت کریں
جتنا پردہ قرآن اور حدیث سے ملے گا۔ میں اس میں کرنے کو تیار ہوں۔
مولانا۔ جو انک اللہ اب آپ ماہ ہر ماہ میں۔ بسا آپ کا اور ہمارا
صاف ہو گیا اب آپ اول آیات قرآنی سن لیں پھر احادیث میں کرونگا۔
قبل اس کے کہ میں آیات قرآنی پیش کروں۔ مجھے کم از کم آپ اپنی معلومات
مسلمانوں کے ماتحت آسان بنا دیں۔ کہ اسلام سے پہلے عرب میں کئی پھر تکی تھیں جس
پر آیات حجاب آئیں یا نہ یا نہ کھولے۔ آج کل کی سی اگرچہ ایف بیگم صاحبہ کی

طرح آدھی سے۔
گرچہ کچھ اور بات کو چاہا کہ کئی تو یہ پھر تکی
تھیں مگر بنے جاتی تھیں۔ جیسے عکاظہ کے تھیں۔

مولانا۔ بیگم صاحبہ جن کہنے میں تامل نہ فرمائیں۔ نہ کہ اس سے پہلے نہ جو
لو کہان کیا چہرے پر نقاب خال کرنا آتی تھیں۔ اور بے حیلان ان میں کیا ہوتی تھی
مگر کچھ اور بات تھا تو ان۔ ان خیرہ چہرہ کھولے ہوئے بھی آتی تھیں
اور نقاب اوڑھتے ہوئے بھی۔

مولانا۔ تو ان پر ہی آیات حجاب ازل ہوئیں۔ ایک ہی اور جماعت
سوالی کئے؟

گرچہ کچھ اور بات تھا تو ان۔ ہاں انہیں کے لئے نازل ہوئیں لیکن آپ وہ
آئیں تو بتائیں جن سے آپ پردہ پر آنا نہ دیا۔ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا۔ بیگم صاحبہ! یہ ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ قرآن
۴۴ سال میں بتدریج ہوا۔ اس میں حکمت ہی۔ کئی کئی بار جاہلیت کی جوری
عاقبت میں رفتہ رفتہ چھوٹ جاتی۔ اور تعمیل حکم ربانی آسانی سے کر سکتیں۔ چنانچہ
شراب اور خمر اور زنا جہالت سے ہر ایک کی گنجی میں تھی۔ اس کے لئے سب
سے پہلے حکم آیا۔

لَا يَسْرِىٰ عَنْكُمْ عَنْ اَنْتُمْ وَالْمَرْءِ بِرَبِّهِمْ فَاِنْ كُنْتُمْ
وَمَنْ نَفَعُ بِلَا اَنْتُمْ وَالْمَرْءِ بِرَبِّهِمْ فَاِنْ كُنْتُمْ

اسے محبوب! آپ سے شراب اور خمر کے متعلق پوچھتے ہیں غمناک کیجئے۔ یہ
دو کو ایسے کام ہیں۔ ان میں سخت گناہ ہے۔ اگرچہ لوگوں کے لئے اس میں نفع
بھی ہے۔ لیکن اس کے نقصانات اس کے نفع سے زبردست ہیں۔
اس نرم حکم سے لوگوں میں شراب اور خمر سے نفرت پیدا ہوگئی۔ اور
اس کے پھوڑنے کی طرف میلان صبح ہو جا۔ بعد کہ پھر حکم ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ
لَعَلَّكُمْ تَكُونُونَ

اس حکم کو سن کر اہل ایمان سمجھے کہ شراب بے انتہا حلوہ ہے۔ اور جو چیز تقرب
الہی اللہ کی منع ہو۔ وہ چھوڑنی چاہئے۔ تو اسے بہت سے لوگوں نے چھوڑ دیا۔
آخر حکم ہوا جس میں تعلقی حرمات شراب اور حرمات میسر اور بت پرستی کی مذمت
ہوئی۔ اور اس آیت کے بعد شراب پلانوں سے منع ہوئی۔

وَاللَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

شراب۔ نجوا بیت و حرم و حرمات میں۔ شیطان کے کام ہیں۔ ان سے بچتے ہو
اجتناب کرو۔ تو حرمات بھی وہ حرمات آئی۔ جو بول و باز سے بھی شدت نہ تھی۔

اس لئے کہ بول و باز اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا جائز ہے۔ برعکاس
شراب کے اسے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھنا بھی حرام ہے۔

اسی طرح اول پردہ کا حکم سورہ احزاب میں آیا کہ اتالی ائد، تعلقے
یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یردکم فیہ

لے ایمان والو۔ نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو۔ جب ان کے گھروں میں نہ ہو
جلئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے۔ اور غیر مرد کو کسی

گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں۔
دوسرا حکم۔ وَاِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ عَنَّا فَاسْأَلُوا هُنَّ مِنْ وَاِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ

اور جب تم ان سے لینے۔ دروازہ مطہرات سے برتنے کی کوئی چیز نہ لگو تو
پر دے سکے ہوئے مانگو۔ اس آیت کریمہ سے بھی ظاہر ہو رہے کہ پردہ لازمی ہے

درند جب چہرہ وغیرہ چھپانا غیر ضروری ہے۔ تو راء حجاب کیوں سلئے

ہاں کہہ سکتے تھے۔
گر جو ایسی خاتون مولانا یہ حکم تو خاص ازواج مطہرات کے لئے ہے۔ آپ سب پر کیسے لگا رہے ہیں؟
مولانا۔ اصول فقہ کے مانت عام کر۔ ہاں۔ اس لئے کہ اصول آریہ کریم ہی ہے۔ کہ مورد حکم خاص تو وہ ہے مگر جب تک اس کا مختص نہ ہو۔ حکم عام ہی رہے گا۔

تیسرا حکم انتہائی کا ملاحظہ ہو :-
لَا تَجْنَحُ عَلَيْهِنَّ نِيَابًا لِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءً لِهِنَّ وَلَا إِخْوَانَهُنَّ وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا نِسَاءَ آبَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ
 وَانْفُسَهُنَّ انْفِصَالًا۔

ان بیبیوں پر حلالہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں۔ ان کے باپ بیٹے۔ بھائی۔ بھانجے۔ بھتیجے اور سلمان عورتیں اور شرعی کنیزی غیر مسلم اور اللہ سے ڈرتی رہو۔

اس آیت کریمہ میں چچا۔ ماموں کا حوالہ نہ ذکر نہیں آیا۔ اسلئے کہ وہ والدین کی ہی حکم میں ہیں۔ دوسرے اس آیت کریمہ میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ غیر مسلم عورت سے بھی پردہ ضرور لازم ہے اور ہرگز فریضے اچھا جسم چھپانا لازم ہے۔ وہ نہ **وَلَا نِسَاءَ آبَائِهِنَّ** نہ فرمایا جانا۔ اس کے تحت صاف ہیں۔ اور پردہ لازم ہے۔ مگر یہ ہم جن سے ہم غریب و غنی ہیں۔ کہ فرہ عورت چوکر غیر ہے۔ اسلئے اس سے پردہ لازمی ہے۔

پھر سورہ نور میں لفظ حکم ہوا۔ اور تم یا کہ پردہ کس سے کیا جائے۔ چپے جوان سب سے پردہ ہے یا اس میں تفرق ہے۔ تو فرمایا :-
وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسُوا لَهُمُ الْكُفْرَ الْإِسْلَامَ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جب تم میں سے زاد لڑکے جوان ہو جائیں۔ تو یہ بھی اجازت نہیں۔ جیسے انکے لئے ہوسے مرد اجازت لے سکتے ہیں۔ اس آیت سے واضح ہو گیا

کہ ابلاغ بچپن سے پردہ نہیں بالغ سے پردہ ضروری ہے۔
 پردہ ہوا۔ کہ گھوڑا کھاری اور تاک جھانکی سے باز رکھئے۔ کہ حکم ہوا۔
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ لِيُحْضَرُوا مِنْ أَنْبَاءِهِمْ وَيُحْضَرُوا قُرُوبَهُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ کہ حکم ہوا کہ وہ اپنا نکاح یہ کچھ چپے رکھا کریں۔ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں اسلئے کہ مرد کا بدن بھی برفان سے گھلنے میں عورت ہے۔ اس کا دیکھنا بھی منع ہے۔ اور عورتوں میں سے غیر عورتیں اور دوسرے کی باندیوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ **فَلْيَسُوا لَهُمُ الْكُفْرَ الْإِسْلَامَ** کہ ان کو تو تم سے بدلتا ہے۔ فقہانے تصریح کی اور کہا :-

إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ طَهَرُوا وَابْنَ بَيْتِهِ طَهَرُوا وَابْنَةَ بَيْتِهِ طَهَرُوا وَابْنَةَ بَيْتِهِ طَهَرُوا وَابْنَةَ بَيْتِهِ طَهَرُوا
الْمَنْظُورُ إِلَى مَا سِوَا التَّوْحِيدِ وَالْكَفِّ وَالْفُتُوحِ
 اگر شہوت سے ناموں نہ ہو تو تمام جسم کی طرف نظر حرام۔ اور لڑکوں کی شہوت ہے۔ جیسے پیرانا بلحاظ عجزہ۔ کوسوئے چہرے کے اور انکے اور قدم کے اور کسی عضو جسم پر نظر منع ہے۔

اچھریں صاف کھینچے ہوئے رکھا ہے۔
وَمَنْ يَأْتِ بَعْثًا مِنَ الزَّانِغَاتِ فَالْإِسْلَامُ وَلَا يُجِزُّ الْمَنْظُورُ إِلَى الْخَبَرِ
الْأَجْنِبَةِ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ ضَرْبٍ وَرَتَلَا

اور کہہ رہے جو شہوت سے ماموں ہیں آج کا زمانہ زنا و فتن و فساد ہے۔ لہذا آواز غیر عورت کی طرف نظر ڈالنا بدعت و مطلقاً منع ہے۔ اگر ضرورت جیسے قاضی اور گیارہ کو چہرہ دیکھنا جائز ہے۔ اور اس شخص کو چہرہ دیکھنا جائز ہے جو کسی عورت سے نکاح کی خواہش رکھتا ہے۔ اگرچہ اس میں بہتر صورت بھی ہو۔ جو آجکل مروج ہے۔ کہ کسی عورت کے قدم سے اس کو دیکھ کر نکاح کیا جائے۔ اس طرح حبیب۔ موقوف مرض کا بقا و ضرورت دیکھنا جائز ہے۔

چوتھا حکم۔ پھر عورتوں کے لئے حکم نازل ہوا کہ
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ لِيُحْضَرُوا مِنْ أَنْبَاءِهِمْ وَيُحْضَرُوا قُرُوبَهُمْ
وَلْيَسُوا لَهُمُ الْكُفْرَ الْإِسْلَامَ کہ ان کو تو تم سے بدلتا ہے۔ فقہانے تصریح کی اور کہا :-

وَالْيَضْرِبْنَ بُحْرَهُنَّ عَلَىٰ جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَا يَرْبِدْنَ زِينَتَهُنَّ -
اور مسلمان عورتوں کو محکم دیکھو کہ وہ اپنی لٹکائی رکھیں۔ اور غیر مردوں کو
نہ دیکھنا کریں۔ اپنی پارسلانہ کی حفاظت کر لیں۔ اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں
مگر جتنا تو ذہنی ظاہر ہو جائے۔ اور دو پہل اپنے گریبان پر ڈالے نہیں۔ اور
اپنا سنگھار ظاہر نہ ہونے دیں۔
مَا جِئْتُمْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ امَّا لِكِبْرٍ بِارِثَاةٍ تَفْسِيرُ اَحْمَدِي میں فرماتے ہیں۔
کہ یہ حکم بھی نماز کا ہے نہ کہ نظر کا۔ کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے۔ شوہر اور
محرم کے سوا کسی غیر کے لئے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں
اور محکم وغیرہ کی ضرورت سے قدر ضرورت جائز ہے۔
احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پردہ پر تشدد ملاحظہ ہو۔
ازواج مطہرات میں سے بعض اہمات المؤمنین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نصرت میں تھیں۔ اسی وقت ابی مکتوم آئے حضور نے ازواج
کو پردہ کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو تائید ہیں۔ فرمایا: تم تو تائید
نہیں ہو۔ (ترمذی البراد)۔
اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ جس طرح مرد کے لئے غیر عورت کا دیکھنا ممنوع
ہے۔ اسی طرح عورت کو غیر مرد کا دیکھنا بھی حرام ہے۔
ہے وہ استثنائات بیان فرمائے۔ جن پر پردہ کا حکم نہیں۔
اِنَّ لِّبَعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبَائِهِنَّ اَوْ اَبَاءَ بَعُولَتِهِنَّ اَوْ اُمَّهَاتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءَ بَعُولَتِهِنَّ اَوْ اَخَوَانِهِنَّ اَوْ بَنِي اَخَوَانِهِنَّ اَوْ بَنِي
اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَاءَ بَعُولَتِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوْ اَلَّتَا بَعِيْنَ
عَبْدًا وَّ اَلَا رِبَاةً مِّنَ الْعِبَالِ اَوْ اَلْجُلَّةُ مِنَ الدِّينِ لَعَنَ
لِكُلِّ هُمْ وَاَصْلُهُ عَوَّلَتْ اَلنِّسَاءُ
تمرا پا سنگھار ظاہر کر سکتی ہیں اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر چھتہ کہ دادا
اور پردا پردا یا شوہر کے باپ بسمبر کہ وہ بھی بوجہ عقد محرم ہو جاتے ہیں
یا انچھٹے پوتے یا شوہروں کے چیلے جو پہلی بیوی سے ہوں۔ یا اپنے بھائی

بھتیجے یا بھانجے یا اپنی ہم مذہب عورتیں۔ سوائے کہ غیر مسلم عورتوں سے پردہ کا حکم
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو لکھا تھا کہ
کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے
سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلم خواتین کو کافرو عورت سے اپنا بدن
مسدود کرنا لازمی ہے۔ آگے فرمایا اور اپنی طرفی گلیز کو اسنے بھی پردہ ضروری
نہیں۔ اور ان نیکروں سے بھی پردہ ضروری نہیں جو شہوت والے نہ ہوں۔
مثلاً ایسے بزرگے جنہیں اصلاً شہوت بانی نہ رہی ہو۔ اور صالح بھی ہوں۔
آئمہ حنفیہ کے نزدیک نامرد۔ اور زاذامرو مکشہرہ اور زنا محرمات نظر میں
ابن کا حکم رکھتے ہیں۔ اسی طرح فقہائے تصریح کی کہ قبیح الافعال محنت سے
بھی پردہ کیا جائے۔ آگے فرمایا۔

اور ان بچوں سے پردہ ضروری نہیں۔ جنہیں عورتوں کی شرم کی
تیردہ کی خبر نہیں۔ یعنی نابالغ۔ نادان۔
اس کے بعد علامہ حضرت علامہ نے فرمایا۔ اور ارشاد ہوا۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بَارِحَلَهُنَّ لِقَعَمَ مَا خَلَّيْنِي مِّنْ زِينَتِهِنَّ
اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا ہلے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔
یعنی عورتیں گھر کے اندر چلتے پھرتے میں بھی پاؤں اس قدر کھینچ کر رکھیں
کہ ان کے زیور کا جھنکار نہ سنائی جائے۔

اسی لئے شرعی مسئلہ ہے کہ عورتیں باجے دار چھانچھیں نہ پنہیں۔
سورۃ احزاب کے آخر پارہ میں ارشاد ہے جو خاص ازواج مطہرات علیہ
یُنْسَاءُ النَّبِيِّ مِّنْ يَّاتِ مِنْكُمُ بَغْيًا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ
لَهُمَا الْعِثَالُ بَعْضُهُمَا فَوْقَ الْآخَرِ فَكَفَىٰ بِمَا يَصْنَعُونَ
اسے بھی کی بیسیو۔ جو تم میں صریح بغل کے خلاف کوئی جرات کوئے علیہ
شوہر کی اطاعت میں کوتاہی۔ شوہر کے ساتھ کج خلقی۔ اس لئے کہ اس سے
زیادہ بے حیائی جو بدکاری کی حد تک ہو اس سے اللہ تعالیٰ نے انہی کی ازواج
کو پاک رکھا ہے اس پر اوروں سے جو گناہ خلاف ہوگا۔ اور اللہ کو آسان ہے۔

گزشتہ کجائیت خاتون - آپ نے اس آیت میں ناحشہ کے کیا معنی لفظ
 ناحشہ زنا و غیرہ کے معنی میں آئے ہیں۔ آپ نے یہاں ترجمہ محض شوہر کی اطاعت
 میں کوتاہی کی ہے کیا؟

مولا - آپ کا سوال یہ محل ہے۔ اس کا جواب بھی میں نہیں۔ عربی کے
 معاصرے میں یہ قاعدہ ہے کہ جب لفظ ناحشہ معروف ہو کہ وارو ہو۔ تو اس سے زنا
 اور نکاح مراد ہوتی ہے۔ اور اگر نکرہ غیر معروف ہو کر لایا جائے۔ تو اس سے
 تمام گناہ مراد ہوتے ہیں۔ اور جب معروف ہو کر وارو ہو تو اس سے شوہر کی ادائی
 اور نسا و معاشرت مراد ہوتی ہے۔ اس آیت پر ہمیں ناحشہ نکرہ مراد ہے۔ اس
 لئے یہاں ترجمہ میں شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی کے معنی لکھے
 ہیں۔ جیسا حضرت ابن عباس سید المفسرین سے منقول ہے۔

۱۔ اسی طرح ازواج کے جراح بھی شان واضح کر دی اور فرمایا۔
 وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنْقُصْ رِزْقَهُ وَسَبْعٌ لِّدَوْلَةٍ صَلَاحًا تَوْفِيقًا
 أَجْرَهُ هَكَذَا تَبَيَّنَ وَاعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَثِيرًا
 اور اے نبی علیہ السلام کی بیویو۔ جو تم میں سے فرما بنا رہے اللہ اور
 رسول کی۔ اور اچھا کام کرے۔ ہم آسمان اور زمین سے دگنا ثواب دیں گے اور
 ہم نے ان کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ جنت الفردوس میں۔
 ۲۔ پھر آگے چلی کر ازواج مطہرات کا رتبہ تمام دنیا کی عورتوں
 پر قائم کیا۔ اور فرمایا۔

يُنْسَاؤُا الْبَنِيَّ لِمَنْ مِّنْكُمْ كَالْحَدِيثِ مِنَ النِّسَاءِ اِنَّ الْمُتَّقِينَ خَلَا
 تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَقْرَضٌ وَقُلْنَ فَوَلا مَعْرُوفًا
 اسے نبی کی بیویو۔ تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ رہنا اور جیسے زیادہ ہے
 اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر دنیا کی عورتوں میں کوئی تمہاری نہیں ہے۔ اگر
 اللہ سے ڈرو اور پس پر وہ معذور نہ کہیں غیر مرد سے گفتگو نہ کرنی پڑے۔ تو
 قصہ کر و کہ لہجہ میں نہایت نرم پائے۔ اور بات میں لوح نہ ہو۔ بات نہایت
 سادگی کے ساتھ کی جائے عفت و تاب خواہیں کی سچی خیالیں شان ہے

تو بات میں ایسی نرمی ذکر و ذکر دل کا روگی کچھ لاپ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو۔ مگر صاف۔
 آپ نے حکم کے بیورہ مختلف فرمائے۔ اس میں ان اہیات المؤمنین کو اس طرح
 گفتگو کا حکم ہے۔ جو سب سطحوں کی مال ہیں۔ اور ان سے نکاح نکلتا حرام ہے
 پھر عامہ مومنات کا اس مقام پر کیا حال ہوگا۔ انہیں غیر مرد سے گفتگو کرنے میں
 کیا رو بہ اختیار کرنا چاہئے۔ ہر روزی ہم اس حکم کی حکمت اور مصلحت اچھی طرح
 سمجھ سکتے ہیں۔

۱۲۔ پھر آگے چل کر تعلق حکم خانہ نشینی مازل ہوا۔ اور ارشاد فرمایا کہ۔
 وَحَرَامٌ فِیْ بَيْتِهِمْ تَلَاحُجٌ اِلَّا بِحِلِّیْنِ
 الاونے۔ اور اپنے گھروں میں عسیری۔ جو۔ اور بے پردہ نہ ہو۔ جیسے اعلیٰ
 جاہلیت کی بے پردگی۔ راہگی یا عیبت کی بے پردگی سے مراد جمل اسلام کا زنا ہے
 اس زمانہ میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتی تھیں۔ اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کیا
 کرتی تھیں۔ غیر مرد و عورتیں۔ لباس ایسا پہنتی تھیں جن سے جسم کے
 اعضا اچھی طرح نہ دکھائی۔ اور پہلی جاہلیت سے ایگز زنا مراد ہے۔ جس میں
 لوگوں کے افعال پہلوں کے مثل ہو جاتے تھے۔ جسے کو ایک تہتم ایک طین ڈال کر
 کعبہ کے فروخت ہوگا۔ اور اسے فخریہ ظاہر کیا جائے گا۔ جبراً لگا کر خشت پر
 کسی اجنبی لڑکی کا بس لے دیا جائے۔ تو دور و پہرہ جاتا ہے۔ ہر مذمہ بری کر دیا جاتا
 ہے۔ تو بوس و کنار کی عریضی میں ریٹ ٹاٹ ہو گیا۔ والہا ذوالہ عظام و اکل
 اقبال روح مرحوم نے کیا ثوب کمال ہے۔

یہ کوئی دن کی بات ہے جسے مرد و عورت
 عیبت و عیبت میں ہوگی نہ زن اور چاہے گی
 آتا ہے ایسا وہ دور کہ اولاد کے خوش
 کو نسل کی عیبت کے لئے دوش چاہے گی
 اور قرآن کی کرم سے تو عیبت کرام کو بھی ازواج مطہرات کے کسی چیز کے طلب کرتے
 نہ صرف عیبت اور پردہ کی تاکید فرمائی ہے۔ جیسا کہ ہم آئے مبارک نہیں نقل کر سکتے
 ہیں۔ مگر پھر سے بعض مہربانی مولا ناؤں پر اللہ رحم کرے کہ انہوں نے زمانہ

کی رفتار کے ساتھ اپنی روش کو بدل لیا۔ ایسے ہی ملاؤں کے لئے اقبال جملے لکھا ہے
 ۷ شمع صاحب بھی تو سرور کے کوئی حامی نہیں
 شمع میں کلوں کے دلوں کے آن سے بڑھتی ہو گئے
 وعظ میں فرمایا تھا کل آپ نے یہ صاف صاف
 پردہ آخر کس سے جو جب مرد ہی زن ہو گئے

مندرجہ بالا بارہ آیات کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے کہ حضرت مرد و عورت انسانیت سے
 اپنی مخالفت کرے۔ اور حضرت شہادت سے اجتناب کرے۔
 جب مسلمان عورتیں اور مردان احکام کی توکر جو پیش۔ اور مذکورہ احکام کا
 عمل آگیا۔ تو پھر حکم نفاذ ہوا۔ سورۃ احزاب رکوع ۷
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ الْمُؤْمِنَاتِ
 بِلَدْنِكَ يَتْلِينَ عَلَيْهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰ اَنْ يَّعْلَمْنَ اَنْ
 يُؤَدَّبْنَ۔ یعنی۔ اپنی بیویوں۔ صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو قرآن
 دیکھے۔ کہانی مردوں کا ایک حصہ اپنے من پر ٹوٹے رہیں اور مرد چوسے کو
 چھپائیں۔ جب کسی حاجت کے لئے ان کو تکلیف ہو یا اس سے نزدیک تر
 ہے۔ کہ ان کو پہچانی ہو کہ یہ حرم یعنی آزاد ہیں (تو سنائی نہ جائیں)۔
 منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو بچھل کر تے تھے۔ جس سے حرم عورتوں کو
 تکم یکہ وہ چادر سے جسم کو چھاکر سر اور ہتھ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز
 کریں۔ یہ تو عہد رسالت کا معاملہ تھا۔ آج کل سے بڑھ کر اسے نہ معلوم کتنے
 مسلمان نماز و روزہ و خواتین کی پاک بھانگ میں رہتے ہیں۔ اور کہہ
 طرح سے منافقینہ آواز سے کہتے ہیں۔ اللہ رحم فرمائے۔

بیگم صاحبہ! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا قرآن کریم پر ایمان ضرور ہے۔ پھر
 آپ خود عورت فرمائیں۔ کہ آیات مبارکہ میں لکھا ہے۔ مَا يَجْعَلُهُنَّ مِنْ ذُنُوبِهِنَّ
 فَرَاكَ عَفْوَ زَكَاةً اَوْ اَنْ يَّكُنَّ كُفْرًا۔ وہاں غیر مردوں سے باتیں
 کرنا۔ طلاق کرنا۔ نکاح میں آگے جیسے جیسے کرے عین اسلام کے رواج رکھا ہے؟
 یہ تقلید یورپ کی کو مانا نہ پیروی اہل ان کی تہذیب کا افسوس کہ آج اپنے

مطلب کے لئے آیات قرآنیہ کو پردہ ڈال کر ان سے جسے میں یہودیوں کی طرح حریف
 کو اراک جابر جیسے۔ اَلَا مَا ظَلَمْتُمْ مَیْنَمَا کُنتُمْ جُرِیْبٌ تَنْسِرُ فِيْ جُحُوْمٍ کَثِیْفٍ کُرْ
 ہیں۔ جیسے کہ آپ کے اول نذر یا تھا۔ کہ ان کے تانے بچے منظر عین۔ تو جہاں
 بھی ظلم حق قبول کریں۔ اور ان کے تان کو ٹوک کر کے دیکھیں۔ اَلَا مَا ظَلَمْتُمْ مَیْنَمَا
 اَلَا کُفْرًا تَعْلَمُوْنَ۔ ظلمت چھوڑا ہر ہے۔ مہینہ اس عورت سے۔ اور ظالم ہر ہے
 کہہ تو میں نے نہ جو بڑھا ہے۔ وہ کسی طرح ہر وقت کے ذریعے حق نہیں ہو سکتا۔ خلا
 قدر قاضی۔ مجسم و جماعت اور مال و عمارت وغیرہ

نظام اقبال مرد و عورتوں کے رنگ و صفت و کیفیت کی باوجود اس کے کہ
 خود اٹھتے تھے۔ پتہ تھے اور ظلم سفر بھی۔ مگر تہذیب کہہ گئے ہیں کہ
 روکیاں بڑھ کر ہیں اگر یہی ڈھونڈاں قوم نے ظلم کی راہ
 رنگ الٹ گا ایک دین یہ ہیں پردہ اٹھنے کی نظر ہے لگا
 پس جب اگر یہ ہے خود خدائی قوانین کو اپنے پورے مدھے میں ٹوٹنے کی سنائی۔
 اور رفتہ رفتہ ان کے ایمان و حیا پر ٹوٹا کر ڈالنا چاہا۔ تو اگر یہی کہنے دیکھ تعلیم
 مشاں کا ڈھونڈ گ۔ اور جب دیکھا کہ فقط تعلیم و اگر یہی ان کی جاکو تہذیب
 عصب کے رنگ میں رہے۔ تو دوسرا پیشہ بدلا اور کہا۔ جہاں پہلی میں مرد ہاتھ
 اپنی۔ عورتیں ہی جاسکتی ہیں۔ وہاں صدمہ چکاتی ہیں۔ عہد سے کتنی ہیں۔ پس پھر کیا
 تھا۔ یوں ہی تیریاں چھٹ گئیں۔ جس و آئے انہیں جو یا سلامی سے بھلا دیا۔
 کہ اگر اقبال جو بچہ پا اٹھ رہے تھے۔ اور تیری خطائیں صاف تو باکوئی علیہ
 میں تجھے جگہ عطا کرے۔ تو تہذیب جدید کا بہترین تباہی تو۔ سو بھنے دل سے
 کہہ گیا۔ اور وہ کہہ گئے۔ جو سن زمین آج ہر دم سے مستعد

اٹھا اگر تہذیب رو با بر علی میں تھی تہذیب کے۔ یہ ہیں گندے
 نکشیں تمہاری گوشتل صورت جس کے خوب آزاد و مستعد
 مگر یہ کچھ ایسا قانون۔ آپ کے دلائل اور علامہ اقبال مرحوم کے خیالات
 سن کر مجھے کو نہ یقین ہوا ہے کہ شرعاً پردہ ہے۔ اور عجیب منہ اور سیدہ پھیلا نا
 کہ از کم ضروری ہے۔ لیکن مزید اطمینان کے لئے کچھ ترجمہ حدیثوں کا بھی سننا

کے لئے ان کو نظرنا چاہئے۔

(۸) اور جس سے شادی کر لی ہے۔ اس کا چہرہ دیکھنا جب خیمہ بیت سے جائز ہے تو اسے پر وہ در طبق عام طور پر حرام ہے کیوں چھپ کر رہے۔ ایک شخص سے توبہ کی تاریخ کا پہلو نہ ملے۔ اس لئے کہ جب چہرہ کا پردہ ہی نہیں تو جس سے شادی ہو اس کا چہرہ دیکھنا مخصوص طور پر کیوں جائز رکھا گیا ہے؟ طرح خاصی اور شاید کو چہرہ دیکھنے کی حدود میں اجازت کیسے؟ جب عام طور پر سب چہرہ کو لے کاچ جائز ہیں بیٹھا دیکھ سکتی ہیں حاکمات کو بھی ہیں اور ان کی یہ حکومت رہی ہے۔ اکبر الہ آباد میں کہہ گئے ہیں۔

بچے پر وہ کی جہنم نظر میں بیٹیاں آجہدہ میں میں حضرت قومی سے مراد گیا بچا چھپنے کے پردہ کر گیا تھا نہیں کروا دیا جس محل پر مردوں کے چہرے گھر کو آٹھ فاقوں میں حضرت اسما حضور کی سالی تھیں۔ انہیں حضور نے غم میں بار بار کہیں سے منع فرمایا۔ اور کہا کہ منہ ہاتھ کے سر تمام جسم منور رکھنا چاہئے۔

مولانا عظیم صاحب۔ جس کے یہی ایک حدیث ہے جو ہمارے گویا ایف بزرگ آگے لایا کرتے ہیں۔ لیکن اول تو یہ حدیث ہی پردہ سے پہلے کی ہے۔ وہ جس کے ستر اور حجاب میں تیز حاصل کرنی ضروری ہے مگر تو تمام جسم کو ہے۔ مگر حجاب بالخصوص جس جگہ کا ہوتا ہے۔

(۹) حکوتہ شریف میں حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ستر اپنی شیدہ جہنم کے قابل ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو اخیلاں اس کی تاک میں لگ جاتی ہیں۔

(۱۰) تحوطی ایماؤ میں ارم المؤمنین حضرت حمیدہ کی موجودگی میں حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ عورت شریف لائے۔ تو حضور نے فرمایا۔ پردہ کرو۔ حضرت سلمہ نے فرمایا کہ وہ تو نابینا ہیں۔ حضور نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو؟

(۱۱) مشکوٰۃ میں ہے۔ حضرت عقیقہ میں عام کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا غیر عورتوں کے پاس آ کر درخت رکھنے سے بچا کرو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ

منور بیٹہ زبور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ تو موت میں یعنی ان سے پردہ ایسا جو جیسے موت سے آویں چھپتا ہے۔

اب پہلے احکام حجاب کے قرآنی خلاصہ کو پیش کریں۔

(۱) غیر مومنہ کے گفتگو کرنی پڑے تو مقبول اور سخت آواز سے کی جائے۔
(۲) گھر و بازار میں عورتیں رہیں۔ زمانہ جاہلیت کی طرح باہر پھرنی تفریح آئیں۔
(۳) اگر عورتیں خرید و فروخت یا لین دین کریں تو پہن پر وہ کریں۔
(۴) مستحقہ لوگوں کے سوا سب سے پردہ لازمی ہے۔

(۵) ہر مسلمانی عورت اپنے چہرے پر نقاب رکھے۔

(۶) مرد اور عورتوں میں نگاہیں بھی رکھیں اور ایک دوسرے کو نہ گھوریں۔

(۷) عورتیں سوا اپنے غاوند کے اور کسی کے آگے بے حجاب نہ ہوں۔

(۸) ہاتھ چہرہ یا پیشانی خاص رشتہ داران مذکورہ کے کسی کے آگے نہ کھولیں۔

(۹) گھر میں بھی زینہ کے ساتھ پرستے زور سے نہ ماریں۔ کہ غشی زینہ سے نکلا ہر گھر کی عورت چلی رہی ہے۔

(۱۰) بیڑی عورتیں اگر بے نقاب ہوں تو مضائقہ نہیں ہے۔

(۱۱) نا ہاش بچوں سے حجاب ضروری نہیں ہے۔

(۱۲) بغیر صورت خاصی۔ گناہ اور رشتہ کرنے والا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

خلاصہ احکام حدیث

(۱) مصیبت کے وقت بھی برقعہ لازمی ہے۔ الا بصورت اضطراب۔

(۲) اہل انہات المؤمنین اور عام حجابیات میں پردہ لین دین کرنی چاہیے۔

(۳) دستے جمائی ہو ایک محالی اپنی بیوی کو نیزہ مارنے پر آمادہ ہو گئے۔

(۴) نا محرم سے پردہ لازمی ہے۔

(۵) منہ ہونے رشتے محض لغو ہیں مگر پردہ ضروری ہے۔

(۶) نا محرم کو دیکھ کر ارم المؤمنین نے چہرہ چھپا لیا۔

(۷) راستہ عبور کرنے کے لئے ایک آنکھ کھلی رکھنا جائز ہے۔

۱۸ اگر مرد کا جنا ہو تو اس کے بھی یہ وہ ضرور تھا ہے +

(۹) عورت سہرا یا عورت ہے اس کا مستور رشتہ لازمی ہے +

(۱۰) رضاعی رشتہ قطعی رشتہ کے برابر ہے +

(۱۱) غصیفہ یا مخرج خانی سے اگر وہ گھر کا غلام ہے تو پردہ ضروری نہیں +

(۱۲) عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو سلطان اس کی تاک میں پڑتا ہے +

گر سچو ایک خاتون ہو کر غلام چیلانی برقع نے ایک مضمون احسان
اعبر کے قرآن میں تامل ہے۔ وہ کیا آپ سے دیکھا ہے ؟

مولانا - جی ہاں دیکھا ہے۔ اور برق صاحب نے جو برق غلط پردہ بگوانی

ہے وہ بھی میری نظر میں ہے۔ میں اس کا جواب دینا چاہتا تھا۔ مگر وہ برابہ کے قاضی

بختیار علی صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل نے نہایت مدلل اور مہذب

جواب احسانی کی دو سطحوں پر شائع کر دیا ہے۔ وہ دیکھ کر میرا ارادہ ملتوی ہو گیا۔

اس کے بعد برق صاحب کی برق باری کا رد انہوں نے خوب کر دیا ہے +

گر سچو ایک خاتون ہو۔ وہ میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں +

مولانا - غلط فہمی ہو۔ وہ مضمون یہ ہے :-

قرآن اور پردہ

رازد قاضی بختیار علی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل وزیر آباد

بھگت پورہ صاحب کجاسا دشمن بھاد ایست

شوئے قمار کے کٹم ناخر ہے ز قمار

احسان کے قرآن میں ایک مضمون ڈاکٹر غلام چیلانی ایچ۔ بی۔ ایم۔ کی

بعض بات عورت کا صحیح مقام قرآنی روشنی میں میری نظر سے گذرا۔ انہوں نے آیات

کا مکمل درج کر کے اور ترجمہ کر کے تان کر ترجمہ نہ اور ہے اور پردہ ذکر کرنے کی ہدایت

فرمائی ہے اور نہایت لڑکھائی اور سہل دھری سے کام لیتے ہوئے صورت کو ناقص بنا کر

کر بیٹے کے لئے ایذا ہے جو فی الحقیقت کا زور میں کہیں ہے۔ فرصت امروزہ میں شدہ برقع

صاحب کی مکمل آیات کا مکمل ترجمہ درج کرتا ہے۔ تاکہ برق صاحب صاحب کی چلی آگ

قرآن پاک کے احکام کا مطالعہ کریں۔ اور خود تو ان کو چیلانی کی تعلیم دینے سے باز رہیں

ابتداء ہی میں جندہ قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ مکمل اور مفصل درج کرتا ہے۔

اس کے بعد برق صاحب کے دلائل و براہین قرآنی پاک کی تعلیم کی کسوٹی پر چیلانی

کو پرکھ لیں۔ کہ قرآن پاک کے کیا احکام ہیں اور برق صاحب کیا فرماتے ہیں +

(۱) سورہ نور پارہ ۱۸ - آیت ۳۰ -

اسے رسول! ایماندار خود توں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی

لہجہ چوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنے بناؤ سنگار کے مقامات کو کسی طرح ظاہر نہ ہونے

دیں۔ مگر وہ خود بخود نا برہنہ ہوتا ہے و کھپ نہ سکتا ہو اور اپنی اور حجبوں کو

دیکھو کھٹ لاکر اپنے تریاؤں پر داکے رہیں۔ اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ دادا یا

شوہر کے باپ دادا یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنی قسم کی خود توں

یا اپنی لونڈیوں یا اپنے گھر کے نوکر یا کافر جو مرد صورت میں۔ مگر بہت بڑے سے چھوٹے

خود توں سے کچھ سلب نہیں رکھتے۔ یا دیکھیں ان کے جو خود توں کے پردہ کی بات ہے

آگاہ نہیں ان کے سوا اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کرے دیکریں۔ اور چیلنے میں اپنے پاؤں زمین

پر اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو ان کے پوشیدہ بناؤ سنگار کی خبر ہو جائے +

(۲) سورہ نور پارہ ۱۸ - آیت ۵۴ -

اسے ایماندار جب تمہارے لئے جہاد لڑو گے تو جس طرح ان کے قبائل سے گھر

میں آئے کی اجازت لے لیا کرتے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں۔ یوں خدا

اپنے احکام صاحب صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا کو بڑا اور حکما دیکھیں اور مدعی

عورتیں جو پردہ لپیٹ کر اپنے منظر کی خواہش نہیں رکھتیں وہ اگر رو پڑا آگر منظر نہ کر گئیں۔

ان میں ان کی کچھ گناہیں بشرطیکہ ان کو اپنا بناؤ سنگار دیکھنا مقصود نہ ہو۔ اور اس سے

بھی آگاہیں۔ تو ان کے لئے اور بہتر ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا اور سناتا ہے +

(۳) سورہ احزاب پارہ ۲۲ - آیت ۵۵ -

خود توں پر نہ اپنے باپ دادوں کے سلسلے ہونے میں کچھ گناہ ہے نہ اپنے بیٹوں کے اور

نہ اپنے بھائیوں نہ اپنے بھتیجوں اور بھائیوں کے اور اپنی قسم کی خود توں نہ اپنی لونڈیوں

کے سلسلے ہونے میں کچھ گناہ ہے +

۴۴ سورہ ابراہیم باب ۲۲ - آیت ۵۵

سے رسول باطنی جیسوں اور مومنوں کی عزتوں سے کہ وہ باہر نکلتے
وقت اپنے چہروں اور گردنوں پر چادروں کا گھونٹ لگا دیا کریں۔ یہ انی اشرفات کی پرچان
کے لئے بہت مناسب ہے۔ تو انہیں کوئی چیز سے گلا نہیں ۵۵

ان آیات کا بجز اشارہ کرنے سے برق صاحب کی دنیا کی دنیا کی کاروائی کر رہا
ہے۔ اور ابھی تمام حکم صادر ہو جا رہا ہے۔ قرآن پاک کا ذکر ہے کہ وہ برہنہ کوئی نہیں کرے
چنانچہ مندرجہ بالا مسطورہ چیزیں جو کہیں کہیں سے ملنے آتی ہیں ان کے لئے دعا ہے
جاء منکلا۔ اور نہایت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دینا چاہئے۔ مومن اور ناکر کے لئے کلمہ
کیا فرق ہے۔ انھوں نے کہ اپنے اپنے میں گنہگار ہیں۔ اور نہ کلمہ کی وقت کیا احتیاج پڑتی ہے
کرنے وقت مومنوں کے لئے بھی نیکوئی پختہ ہو جائے۔ مومن کو اگرچہ بد چاروں
فرج کر دیتے کہ برق صاحب اور ان کی صحبت اور قیام کے لوگ ہوتے ہیں اور ان کی اطلاع
کریں۔ برق صاحب نے لکھا ہے کہ جانا و سفر اور نہایت سے مراد چہرہ و عین اور طہارت
و اعتکاف ہے۔ بندہ ایک الی برق صاحب پر چھٹا ہے کہ نہایت میں جس بعد ادا بھی
شمار ہے۔ اور وہ ان کی پائدار نہایت ہے۔ مومن کو کچھ دیر کے بعد ان کے لئے دعا ہے اللہ تعالیٰ
یہ فرمائے کہ دنیا بناؤ و سفر اور نہایت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دینا چاہئے۔ مومن کو اگرچہ بد چاروں
فرج کر دیتے ہیں نہ چھپ سکے۔ آپ دیکھیں کہ کسی مرد یا عورت کے جس کے تعلق کسی
حصر جسم سے زیادہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ چہرہ ہی ایک ایسا مقام ہے۔ وہ نہایت
اور شاؤ و سفر کا مرکز ہے۔ اسی سے جو جسم کی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ ایک صورت
کو صاحب پیدا دیتے۔ اور برق صاحب کو کہنے کے لئے کہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ زیادہ ہے
زیادہ ہے۔ کا قدر۔ ان کے جسم کی بناوٹ۔ اس کا گلاب یا قرینہ ہونا۔ یا ان کی نسبت کا
اندازہ ہو جائے۔ گھر گھر۔ آب۔ رخسار۔ پیشانی۔ دانستہ اور نہایت کے تعلق
کوئی اندازہ نہیں ہو سکے گا ۵۵

چہرہ و چھپ سکتا ہے۔ خود بخود ظاہر ہو جاتی چیزیں ہیں۔ اگرچہ چھپ سکتے ہیں۔
نہیں۔ کیونکہ برق صاحب کو یہ حق ہے کہ۔ تو بھی چہرہ چھپ سکتا ہے۔ اگر تمام وجود
ہے۔ بقول برق صاحب ہوا چاروں طرف۔ اور وہ بیجا ہے۔ کہ تمام بدن چھپ جائے۔ اور

چہرہ نکلا رہے۔ تو بھی ناموس پر اپنا بناؤ و سفر لگا کر چاروں طرف۔ اگرچہ چھپ سکتے
قریب لایا جاسکتے۔ تو چہرہ ہی جسم کا ایک حصہ ہے۔ سر سے چاروں طرف چھپ سکتے
قریب لایا جاسکتے۔ گھونٹ لگے خود بخود نکلیں آئے گا۔ برق صاحب اس پر عمل کر کے دیکھ
سکتے ہیں۔ آپ نے بہت سے ممالک کا حوالہ دیا کہ یہ ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے
کہ یہ کہ وہاں چہرہ نہیں ہے نقاب میں۔ اس کے پاکستان میں بھی ہے نقاب ہونی
پا جی۔ نہایت عقل نہایت کہ اس چیز کو بھی است

آپ کو کس سفر سے کہتے کہ گناہ کرنے میں دوسروں کی تعلیم کرو۔ قرآن
پاک میں اگر ایک چیز گناہ ہے تو وہ گناہ ہی ہے۔ خواہ اس کا لفظ نصیحتی
ورق اور کتاب کریں۔ قرآن پاک میں نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر وہ نصیحتی
لوگ غافل نہ ہوں تو ان کو کیا غافل پڑھنا فرض ہو رہے گی؟ ذرا۔ چھوٹی گناہ کبیرہ
ہیں۔ اگر مسلمانوں کی اکثریت ان گناہوں کا ارتکاب کرے۔ تو کیا قرآن پاک
کی تعلیم میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ کیا نامہ اور چھٹی جگہ نہیں رہیں گے؟

جواب نماز کا برق صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ کیا ان لوگوں کے اختلاف اور
زندگیاں قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ کیا وہ اسلامی قیود کے پابند ہیں؟
کیا ان ممالک میں خاص خیراتی قراہیں کا اتفاق ہے۔ کہ ان میں سوتیلے اور لڑکے
میں ان کا فرق ہے۔ خود سے کوئی کچھ کر خود پر نہ رنگ کر رہا ہے۔ بے باقی۔ بے
غیرتی اور بے حجابی ہیں۔ اسی کوئی تعلیم کرنا اور جسے قرآن قریش نہیں۔ بلکہ قرآن
پاک کی تعلیم برقی کر کے دوسروں کے لئے مثال پیش کرنا چاہئے ۵۵

جس برق صاحب کی مسودہ لکھی پر ایک لطیفہ یاد آگیا۔ نسبت سے لکھا کہ
عالمگیر کوٹ میں ایک ملکان نے خوب ملاحظہ کیے۔ اور خیر مسکون کا مال شیر مارا سمجھ کر
تعلیم کر گئے۔ جب ان سے باز پرس ہوئی۔ تو انھوں نے فرمایا کہ پولیس کوٹ دیکھا گیا
نمبر کوٹ رہے تھے۔ روز سا کوٹ رہے تھے۔ عوام کوٹ رہے تھے۔ اگرچہ کوٹ
مال کوٹ ہیں۔ ملکان کا رواج درست کرنے کے لئے ایک صاحب نے کہا کہ اگر وہ فیض آباد
کوٹ دیکھ کر تھے نظر آئیے یا چھٹی کرتے نظر آئیے۔ تو یہ کافر نہیں انہیں ملے کہ آج
یا غور نہ کیا چھٹی کرنا شروع کر دیتے۔ یہی حال ہمارے برق صاحب کا ہے۔ کہ

اجی ترکی۔ فلسطین۔ لیبی۔ شام۔ لبنان۔ عراق۔ ایران وغیرہ میں پروردہ نہیں ہم
کیوں کریں۔ کامل کہ برقی صاحب ان ممالک کی اخلاقی حالت پر بھی غائر نظر
ڈالتے اور ان سے بہت لیتے۔

برقی صاحب کی آخری دلیل کہ تمام ان عورتوں سے نکاح کرو جنہیں تمہارے
پیشہ کردہ موجودہ پردہ میں انتساب اور پیشہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ برقی صاحب
چونکہ مغرب زدہ ہیں اسلئے ان کا خیال ہے کہ بغیر کچھ عورت کو کیسے پیشہ کیا جائے
عورتوں کو عورتوں کے درجے میں نہ کیا جائے۔ اگر عورت کی عادات و اطوار کا اندازہ
مرد کے لئے تو قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر ہے کیونکہ ایک نامحرم کے ساتھ ہونا گناہ ہے
برقی صاحب منواہ کو تفسیر اراکے سے کام لے رہے ہیں۔ رشتہ جوئے سے پہلے مرد میں
حاکم روکی کو پسند کرتی ہیں۔ لڑکا ان کی معرفت اپنی پند کی روکی سے شادی کر سکتا ہے
لوکی داس کے لئے کو وید لیتے ہیں۔ اس طرح لادوی بہاؤ ہے۔ برقی صاحب کو اگر
سیکڑوں مثالیں یاد ہیں کہ انتحاب مندرجہ بالا طریقہ پر نہ ہونے سے گھرا ہوا گیا تو
ہمیں ہزاروں مثالیں یاد ہیں کہ لوکی اور لڑکے نے اپنی مرضی سے شادی کی۔
اور ایک دوسرے کو پسند کر کے۔ مگر ہینڈ ومان بعد ان میں ناچاقی ہوئی۔ اور
طلاق تک کی توجہ نہ لی۔ شاید علامہ مرحوم نے برقی صاحب جی کے متعلق فرمایا ہے
شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں

مفت میں لالچ کے لئے ان سے بدظن ہو گئے

رجل میں فرمایا کہ آپ نے یہ صاف صاف

پردہ آخر کس سے جو جب مرد ہی زنان ہو گئے

ہمیں برقی صاحب سے اتفاق نہیں کہ آگ کے سائے موم نہیں پھیلاتی لڑکوں اور
لڑکیوں کو کچھ تعلیم دینا قرآن پاک کی تعلیم کے بغیر عمل پر آمیز ہے۔ انہوں نے
سائے انہیں بوجھنا کہ ان کا کاروبار ہے۔ جس پر برقی صاحب نازاں ہیں۔ عہد حاضر
کے متعلق علامہ مرحوم فرماتے ہیں

یہ کوئی دن کی بات ہے کہ مرد جو سمند

آپ ہے اب وہ عورت کہ اولاد کے عوض

غیر شادی کی بجائے بھائی نذران اوشا ہے گی

کو فصل کی نمبری کے لئے دودھ پیا ہے گی

چند واقعات

ایک دفعہ حضرت ام سلمہؓ کی اندھے بھالی کے سلسلے آئیں۔ رسول پاکؐ نے بیچ فرمایا
انہوں نے کہا وہ اندھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پردہ تم پر فرض ہے۔ تمہیں تو کھائی دیتا
ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ تشریف لائے۔ رسول اکرمؐ کھانا تناول فرما رہے تھے۔
آپ نے حضرت عمرؓ کو شامل کرنے کے لئے کہا۔ آپ نے منہ پر ہاتھ رکھا۔ آپ کی اونٹنی حضرت
مائشہ صدیقہؓ کی اونٹنی سے جھوکی۔ تو رسول پاکؐ کو ناگوار لگنا۔

بہنگ جمل میں حضرت مائشہ کا اونٹن خرا۔ تو ان کے بھائی حضرت محمد
بن ابوبکرؓ نے بڑھ کر ان کو تھام لیا۔ آپ نے فرمایا کہ مل جائے وہ ہاتھ جس نے
بھگے رسولؐ کے سوا چھو آپ سے۔ تو حضرت محمد بن ابوبکرؓ نے فرمایا۔ کہ میں تمہارا
بھائی ہوں۔ اگر مائشہ صدیقہؓ پردہ میں نہ ہوتیں تو بیٹھنا بھائی کو چھوئی لیتیں۔
حضرت خواجہ حسن بھری صاحب کے پاس ایک عورت آئی۔ جس کا خاوند

اسے چھو کر بھاگ گیا تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہارا چہرہ اور ہاتھ سے
بازو نکلے ہو رہے ہیں۔ انہیں چھپاؤ۔ اس عورت نے کہا کہ جس مخلوق کی
محبت میں اس قدر توفیق ہو رہی ہوں۔ کہ اپنا چہرہ اور بازو چھپانے کی کوشش
نہیں۔ مگر آپ نے خالق کی محبت کے دعوے کے باوجود میل چہرہ اور بازو دیکھ
لئے۔ اس سے بھی عورت کا چہرہ اور بازو چھپانا ثابت ہے۔ قرآن پاک میں

اللہ تعالیٰ نے عورت کو ناقص العقل کہا ہے۔ اور مرد کو اس پر فضیلت دی۔
اسلئے برقی صاحب کو چاہئے کہ عورت اور مرد کو مساوی نہ کریں۔ مرد سربہ اور عورت
عورت۔ حضرت نوحؑ کی بیوی اور حضرت لوطؑ کی بیوی ہر چند کہ پیغمبروں کی
بیویاں تھیں۔ انہوں نے مشرکوں کا ساتھ دیا۔ حضرت خواتین حضرت آدمؑ کو
گندم کا دانہ کھانے کے لئے آمادہ کیا۔

برقی صاحب کو چاہئے کہ آریوں کا سا طریقہ استدلال اختیار نہ کریں۔ یکمل آریوں کا
ترجمہ کھیٹتے تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ آپ نے جو واقعہ نام اور ہمیں کا لکھا ہے ہمیں اس سے
اتفاق نہیں۔ اگر برقی صاحب کی نظر سے کوئی نواسی لڑکا کی گندمی چہرہ جس میں سیتا کا
انہوں کے بچا نا اور راہوں کا شکست پانا درج ہو۔ تو براہ کرم اس کا سوا کر دیں۔ نہیں

طرح و انداز میں مختلف مقام کو رکھتے ہیں۔ ہر طرح لٹکا کی گئی ہے۔ یہاں بھی ایسا اہم واقعہ درج ہونا چاہئے۔ یہ تو ایک کمانی ہے جو نہیں نے بنا رکھی ہے۔ ورنہ کہاں لٹکا اور کہاں ہموار کاٹو سے لٹکا کو جلا دینا۔ اور سیاہی اٹھا کر کے آنا۔ اس کی اہمیت گورنمنٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ ہندوؤں نے ہٹلے کہا اے بنانی۔ مگر اگر کسی کی پیروی خواہ جو ملے۔ اور پھر وہاں پہلے جیسے تو خوشی کرنا چاہئے۔ اور اسکا اخبار رپ مالاکہ ہونا چاہئے۔ مگر اسوا ندر کو جمع مان لیا جائے۔ تو آخر یہ ثابت ہوتا ہے کہ سبنا پچھوں سے پروردگار نہیں۔ جیسی وہ اس کے پاؤں سے اور جسوں نہیں۔ دیکھو کہ سبنا پچھوں کی ہواؤں نہیں جیسی ہے کہ سبنا کی بھی کوئی پیروی ہو۔ جسے پچھوں نے بھی آکھیا تھا۔ کہ وہ دیکھا ہو۔ ایک طرف مغربی کشاں پر دیکھو کہ نیچے آٹھ لٹکے پھرتی ہیں۔ غیر مالاکہ ہیں۔ اور ہندو وہ پہلے ہی ہیں کہ کشاں کی اتنی زیادہ سی خوبیوں پر ہندو سب سے تیار ہو گئی ہیں اور اپنی سنگھاروں کی قیمت لاکھوں پونڈ تھیں۔ کس سے ہیں۔ تو دور کیا طرف ہنر صاحب ایسے بزرگ ہیں کہ ان کا ہتھ بٹلہ چھ ہیں۔ اور وہ بھی قرآن آگ کی آیات کو ان کی طرح کے جس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ قرآن میں ہمارے نزدیک نہ جانے کا حکم ہے۔ اور ہندو دوسرا آیت کا جوڑ دیتے ہیں۔ یہی مالاکہ ہنر صاحب کہتے ہیں۔ خدا کا اس امر ان سے ٹوٹے۔ جس دانہ نہ کہ سب سے پہلے ہوتا ہے۔ اور اس پر ہنر کا مکمل علم نہ ہو۔ اس پر حکم لگتا ہے باز رہے۔

گزارش مؤلف بخدمت خوانین

محترمہ اسلام علیکم۔ اس میں شک نہیں کہ اگر خوشی کے مقابلہ میں قیہ جواب۔ ایک گندہ ناگوار خاطر نہ رہے۔ یہاں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ایک دل میں جو احترام مسلمان حق میں کہ ہے وہ کہہ نہ کرے۔ تم ہندو آپ کے آیات قرآنی و احادیث حبیب ربانی کا مطالعہ فرمائیے۔ ہر دم اقبال کے جذبات و خیالات آپ پر ہو گئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ایک جگہ جو خدا وہ خدا۔ لیکن اب آپ کی زندگی کا دور اس غلامی کے دور سے آزاد ہو چکا ہے۔ جو ایک مغربی تہذیب کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھا۔ اب آپ غلام نہیں رہیں۔ بلکہ آزاد ہیں۔

لہذا دور آزادی کی زندگی کے لئے آپ کو صحابہ کرام کی نزول و طہارت کے اخلاق و عادات و اطوار کو سمجھنے لازمی ہیں۔

خلاصۃ المزمع

ہجیم صاحب۔ آپ نے دیکھا کہ اموات المؤمنین اتیان حکم کی وجہ میں تیرا ترویج کے مقبول بلکہ درحقیقت اپنے قرآنی بچوں سے بھی پروردگار کی نہیں۔ حضرت سیدہ زہرا علیہا السلام نے عنہا نے زمانہ میت کے جنازہ کا گمہ اورہ حجہ فرمایا۔ پورا جنگ تمام اسلامی دنیا میں لگا ہے۔ جو اہمیت کا قدر تمامت پروردگار کی دیکھا جائے۔ اس کی کج اس کے برعکس چھاپا سوڑ تہذیب کی کہ غیر مردوں سے تکلیف میں ملتا تھا۔ یہی مالاکہ ہو گئیں۔ اور آزادی کی طاری عمر توں کی طرح خرقہ آملہ کی خواہش سے ہندو کھول کر کل کھلنے شروع کر گئے۔ اور اس آزاد روح کے تھا شکلیوں نے چہرہ۔ سینہ۔ ہاتھ سب کھولنے کا تو قرار دیا ہے۔ اور دیکھا کہ اس سے نہ مردوں حرکت شروع کی آئی ہے نہ عورتوں میں۔

شعراء کا میدان کلام اور حسن پیشی کا نظام اور عشاق کے لئے والی بان تواری چہ کہ گفتہ بنا رہا ہے۔ اشعار کی بندہ حلوں میں شجہ دہن۔ آج جو شہر شمشیر ابرو۔ آتھیں جسار کھلے اور پھر جس گھٹا یہ حال نکلیں۔ یہ توئی لب۔ سیمیں غمگین۔ ابرو ہوشیار خراج پٹیلی وغیرہ وغیرہ یہ سب اسی چہرہ کے طول و عرض کی آبادیوں کے پیشکش ہیں۔ اور پیشکش ایمان۔ جانی اور نماناں سب کچھ بر باد کر دیا لایا ہے۔ جسے ان حدیث الامان سبنا الا سلام پر تعجب ہے۔ جو مذکورہ کا چہرے میں حرج نہیں ہلکتے۔ اگر دیکھنے عزت سے دیکھا جائے۔ تو دنیا سے موس کے دیار دیکھا میں۔ اور کوئی شہر مردوں ابلا دیکھا سکتا ہے۔ تو وہ صرف اور صرف چہرہ ہے اور اس کی آئینہ کے لئے جمیع نظام آئینہ ہیں۔ تمام آبادی جسم کے لئے آئینہ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی زینت ہندی۔ نرم چھلا۔ چوڑی جھانگ۔ بڑے ختم مڑائی۔ سینہ کی زینت۔ پین۔ ان اور مالاکہ۔ گلیندا و چھاپا کی پشتر۔ مگر دیکھئے جسم کے وار ظلالہ چہرہ کی زیبائش کے لئے ہائی مٹی۔ سر۔ ٹوٹ۔ ٹیٹا۔ ہتھ صابن۔ ہودہ مٹی۔ شاد۔ دیز لین۔ جھومر۔ ٹھاکھن۔ بربان۔ ساگ۔ چینی۔ نقاب۔ جالیہ۔ چینی۔ ملائی۔ جھومر۔ بربان۔ ٹاکھن۔ یہ سب لٹوان صرف ایک چہرہ کی آبادی مڑیں کرنے کو

رکھنے کی حقیقت یہ ہے کہ اگر چہ کھل گیا تو تحفظ فروغ اور تحفظ میں فروغ و محنت کی تعمیل مرکز ہوئی۔ اسی چہرہ سے تحفظ فروغ وابستہ ہے۔

پھر تحفظ اسل کا مسئلہ۔ یہی اسی پر وہ پر موقوف ہے۔ بلکہ یہ نہ صرف انسان میں بلکہ جانوروں میں بھی یہ وہ بغیر ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکیلے مرغ۔ جیل گولڈا وغیرہ اگر غیر اکیلے سے مل جاتے۔ تو اسل و غلی ہو جاتی ہے۔ جو اس امر کے اعتبار سے دیکھیں وہ اپنے اکیلے جانور پر غلے کے اندر سے باہر نہیں جاسکتے تھے۔ عرب اور کھلیا اور اس کے گھونٹے سے غلام خجروں اور گھوڑوں کی مانند آوارہ نہیں پھرتے تھے۔

مختصر یہ کہ اپنی خواہش کو مطلق الطمان بلکہ پر وہ کرنا خالص طاقت ہے اور خدا اور رسول کی غرضی سے بھرنا خلاف ہے۔ پھر جو چیز انسان کو مغرب و محبوب ہوئی ہے اسے ہمیشہ محفوظ و تحفظ رکھنا ہوتا ہے۔ پھر خواہشیں جنہیں مغرب و محبوب چاہی جس پر آپ جان و مال بنا کر رہتے ہیں۔ اسے شہر کے مہار کی طرح محفوظ و تحفظ رکھنا چاہیے۔ پھر اپنے لئے جانے والے کی آزادی سے مراد طاقت نہیں تو اس کا کہنا ہے۔

نئے طریقوں سے معاشرہ شرع کا زور مانہ جس کے کلا اور جو پر دو نہ ہو سکے گا اور کبھی کبھار نئی نئی چیزیں کا با محاطہ و کد کا اس کا علاج مذہبی کر کے تو ہو گا۔ کام خلسہ آواز ہی پہنچانے بقول اکبر سے

غریب، کبریت بحث پر وہ کی کی بہت کچھ مگر ہوا گیا
لقاب الشہی دی اس نے کہہ کر کہ کسی بیگا میرا ہوا گیا
خدا کے فضل سے ہوتی میاں دونوں مذہب ہیں
حجاب اس کو نہیں آتا اگر نہیں غصہ نہیں آتا

چشم خود سے عارضی حسن جنوں پسند کو
عقل نے آنکھ بند کی اس نے حجاب اٹھا دیا

میدان جنگ میں اگر شہرت صدیقہ ایک یہودی کو نصیب کی جو بے سے واصل جہنم کر دیتی ہیں۔ تو ایسے موقع پر آپ بھی جیش پیش کرنے کی سعی کریں۔ زنجیروں کی مرہم ملی میں اگر خواتین اسلام نے حصہ لیا تو آپ بھی اس وقت ایسا کسے کسے تیار کریں

مگر خدمت مجرمین و مجاہدین کے جذبہ میں پہنچے تو آپ کو اپنی سلامی کی حدود سے باہر کرنا پڑے گا۔ میں نے اس بار میں جو کچھ جواب گر کچھ اپنی طاقتوں کو لکھے ہیں وہ مختصانہ طور پر دیے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی مختصانہ طور پر اس پر عمل کے لئے کمر بستہ ہو جائیں گے۔ اور بلکہ پروکھا کا حشر نہ نظر رکھ کر اس سے بافتاب کریں گی۔ بجز ان کے باقی کہتے ہیں۔
کیا گزری جو اک پر دے کے حدود رو رو سکے ہو میں سے کہتے تھے
عزت بھی گئی۔ دولت بھی گئی۔ باقی بھی گئی۔ زیور بھی گیا

عورت اور زینت

اہل میں ماہ الذریعہ ہی دو تحفظ ہیں۔ اس کی بابت تحقیق انہی پیش کش ہے۔
مفتی الاولیاء۔ عورت بالشرع اندام محرم و مبرا میں اسرار علی اگر کتبہ و ہر چاروں
دری آں غرض آید یقیناً عورت زینت عربی میں انسانی کے اس حصہ بدن کو کہتے ہیں۔
جسے ایک حصہ محرم نامی ہو، اور اس کا حصہ وہ کہتا اور دیکھنا دیکھا ہو جب تک کہ نام ہو
مفردات الاحم لکھتے ہیں۔ اختلاف سورۃ الاحزاب و افکار کما جہد و اہل ان و اہل
وہا کہ اس میں نام لکھنا و اس کے اندر سے نہ لکھنا ہی النساء عورت۔ یعنی عورت
انسان کی ممبرہ کا نام ہے۔ اور یقیناً ہے۔ عورت۔ اس کے کہ اس کا نام نہ کر کے
انسان کو شرم لگتی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے عربی میں عورت کا نام عورت نہ لکھا گیا۔ اور بارہو
انہا آزادی کے بھی ایک مغرب زدہ افراد پر مبنی نہ ہو سکا۔ کو شکر کے نہیں لکھتے۔
نہایت انہوں نے کہہ لکھتے تھے۔ عورت ہے۔ ما انکار و نکات انہیں لکھ لگی یا رہی پیدا
ہو کر ہو کر ہے۔ لیکن اسکی تعلیم ہے۔ یہی ایک احتیاط ہے۔ علاوہ انہیں عورت کا مفہوم
قریب غریب تمام کم تب نفی میں ہیں۔

تحقیق لفظ زینت

زینت لغت میں اسباب آرایش۔ زیور و لباس کو کہتے ہیں۔ مفردات میں لامر از عین
اسے تین قسم میں تقسیم فرمایا۔ زینت غیب زینت بدنیہ طہینت خارجیہ۔
زینت نفسیہ کے لئے حسن علم و حسن اعتقاد کی ضرورت ہے۔
زینت بدنیہ کے لئے حسن و جمال و قوت و قوت و قوت و قوت ضروری ہے۔
زینت خارجیہ کے لئے مال و جاہ کی احتیاج ہے۔

اصل عبارت معذرات یہ الزمیتہ بالتول اجمیل لکھت زینت نفسیہ کا علم والا غنہ
 الحسنة وزینتہ بد خبیثہ فالعزوة وطول القامۃ وزینتہ تمام جعبیتہ کا اعمال والہام
 قرآن کریم میں تو لایمیدان زینتین جو دار و دروازہ ہے یہ عورت کے لئے ہے اور
 باخلاف نیت اور بھی جگہ آیت ہے جیسے خذوا زینتکم عینہا کل منجلیا وغیرہ
 وغیرہ لیکن عورتوں کی زینت کے متعلق حضرت عبداللہ ابن مسعود رحمہ فرماتے ہیں :-
 الزینتہ زینتان زینتہ کما ہرۃ وبالحنۃ لا یزاحا الا الزینۃ قالوا الزینتہ قال الشیاب
 والاملا لیتہ العما لیتہ الخاکم والسمار والما حرم یعنی زینت وہ جس کی رہے ایکسٹنڈری
 دوسرے باطنی کہ سہلے قابو یا محرم کے کوئی نہ دیکھ سکے۔ وہ لباس است اور زیور۔
 باطنی وہ سرور۔ زیور اور لکھو بھی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اس بحث پر خاص بحث ضروری ہے کہ محرم زینت میں ہے اور اس کا
 ظاہر کرنا مستحب ہے۔ تو یہ چہرے پر ہے یا پاؤں کے نیچے ہیں

فقیر قادری الہامی محسنات لاہور

گزارش! ناظرین کرام! یہ سلسلہ بغرض تبلیغ مرکزی جمعیتہ العلماء
 پاکستان کے لئے اس کیلئے ہے۔ اگر یہ خدمت دینی آپ کو
 پسند ہے۔ تو ان رسائل کی طباعت و طاعت
 میں مخلصانہ حصہ لیجئے۔ یہ رسائل سنیں روپیہ سیکڑہ آپ کی خدمت میں پیش ہو گا
 اسکے علاوہ فضائل رمضان ۱۰ روپیہ سیکڑہ۔ اربعین ہلال المومنین ۱۰ روپیہ
 اربعین فی الحب واللب والرتقہ البیض والامین ۱۰ روپیہ سیکڑہ
 اربعین فی معجزات سیالہ المسلمین ۱۰ روپیہ سیکڑہ
 اربعین فی فضائل خاندانے راشدین ۱۰ روپیہ سیکڑہ
 الحب و بایات رب العباد ۱۰ روپیہ سیکڑہ
 الحب و بایات رب العباد ۱۰ روپیہ سیکڑہ
 تمام کتابیں ملے گا پتہ

دفتر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان لاہور

محمد احمد ترازوی کراچی